



سوال

(393) تعطیلات کی تنخواہ کا شرعاً حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کرام درمیں مسئلہ کہ دینی مدرسین دو ماہ سالانہ تعطیلات کی تنخواہ کے شرعاً مستحق ہوتے ہیں یا نہیں بعض دفعہ مدرس خود بر موقع امتحان سالانہ استفتاء دے دیتا ہے اور انتظامیہ کو تنخواہ سے محروم کرنے کا موقع مل جاتا ہے اور بعض دفعہ انتظامیہ کی طرف سے مدرسین کو جواب مل جاتا ہے دوسری صورت میں کسی مدرس کو ایام رخصت کی تنخواہ مل جاتی ہے اور کسی کو محرومی کا شکار ہونا پڑتا ہے لہذا تفصیل سے روشنی ڈالیں کس صورت میں محروم ہونا ہے اور کس صورت میں حقدار؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

انتظامیہ اور مدرس کو شروع ہی سے اتفاق رائے سے چھٹیوں کی تنخواہ کا مسئلہ طے کر لینا چاہیے چاہے اتفاق ادا نگی پر ہو یا عدم ادا نگی پر بعد میں اسی کے مطابق عمل ہو گا قرآن مجید میں ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ۖ ... سورة المائدة

اگر یہ صورت نہ ہو تو فیصلہ معروف پر ہو گا بقاعدہ "المعروف كالمنشروط"

اور اگر یہ بھی ناممکن ہو تو مدرس کی حیثیت اجیر خاص کی ہوگی معنی ابن قدامہ (5/305) پر اجیر خاص کی تعریف باہن الفاظ ہے:

«هو الذي يلقع العقد عليه في مدة معلومة يستحق المستاجر نفعه في جميعها كرجل السutor جرد خدمته او عمل في بناء او حياطة او رعایت لولما او شهر اسمى خاصا لاختصاص المستاجر بنفعه في تلك المدة دون سائر الناس»

نیز ہدایہ میں ہے:

«والاجير الخاص الذي يستحق الاجرة بتسليم نفسه في المدة وان لم يعمل كمن السutor جرد خدمته او رعي الغنم وانما سمي اجير الانه لا يمكنه ان يعمل لغيره»

صورت ہذا میں مدرسین حضرات تعطیلات کی تنخواہ کے مستحق ہوں گے اسی طرح اثناء سال مدرس کی تدریس اگر کسی وجہ سے موقوف ہو جاتی ہے مثلاً طلباء نہیں ملتے یا اسی طرح کا کوئی



اور عارضہ پیش آجاتا ہے تو مدرس بدستور واتب کا مستحق ٹھہرے گا جب تک کہ اتفاق رائے سے اس کے خلاف کوئی حتمی فیصلہ نہ ہو۔ ہدایۃ المجتہد میں ہے :

«فقال عبد الوهاب: الظاهر من مذهب اصحابنا ان محل استيفاء المنافع لا يتعين في الاجارة وان عين فذالك كالوصف لا ينسخ بيمينه او ذبا به بخلاف العين المستاجرة اذ اس تلفت وذاك مثل ان يستاجر على رعاية غنم باعياها او خياطة قميص بيمينه فبتلك الغنم وسحق الثوب فلا ينسخ العقد وعلی المستاجر ان ياتي بغنم مثملا ليرعاها او قميص مثله لينيطه»

نیز مدرسین کو چھٹیوں کا حق چونکہ انتظامیہ کی طرف سے حاصل ہوا ہے اس کا بھی تقاضا ہے کہ مدرسین کو حق سے محروم نہ رکھا جائے جیسا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ بدر میں اپنی رفیقہ حیات رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا :

«ان لك اجر من شهد بدر او سهم» صحیح البخاری کتاب فرض النخس باب اذا بعث الامام رسولانی حاجته..... (3130) (رواه البخاري)

چونکہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیچے رہ جانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی سے تھا اس لیے مال غنیمت سے سهم کے حقدار بننے اسی طرح مدرسین کا عدم حضور بھی انتظامیہ کی رضا سے ہے لہذا وہ بھی حقدار بننے چاہئیں بنا بریں مسئولہ صورتوں کو مذکورہ بالا صورتوں پر محمول کیا جائے گا۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج 1 ص 695

محدث فتویٰ